حالِ شام

شام آرہی ہے دل پر ہزاروں سدمے اُٹھائے بیٹی علیؑ کی
ہنستے ہیں سارے بازار والے ۔ رونق ہے ہائے بیٹی علیؑ کی

۱) جانا ہے اُس کو دربارِ شامی چاروں ترف ہے مجمہ شرابی
زینبؑ کے سر پر چادر نہیں ہے ۔کس طرح جائے بیٹی علیؑ کی

۲) تھا جس کا بھائی عباسؑ غازی ہے آج قیدی وہ شاہزادی
یہ شور سُن کر غیرت کے مارے ۔کہیں مر نہ جائے بیٹی علیؑ کی

۳) چاروں طرف ہے ماحول ایسا جیسے لگا ہو کوئی تماشہ
عباسؑ آجا چادر اُڑھاجا ۔ گھبرا نہ جائے بیٹی علیؑ کی

۴) زُلفیں پکڑ کر شمرِ لعیں نے مارے تماچے تڑپی سکینہؑ
زینبؑ کے دونوں بازو بندھے ہیں ۔کیسے چھڑائے بیٹی علیؑ کی

۵) جو کے پلی تھیں ٹکڑوں پہ اُن کے آزاد ہیں وہ ادنا کنیزیں
کیسی قیامت آئی ہے یارب قیدی ہے ہائے بیٹی علیؑ کی

۶) برسا رہے ہیں پتھر ستم گر لگتے ہیں پتھر بی.بی کے سر پر
بازو بندھے ہیں بے بس ہے خود کو ۔کیسے بچائے بیٹی علیؑ کی

۷) تھرائے نیزے شیروں کے سر بھی گِر گِر کے تڑپے فرشِ زمیں پر
حالت پہ اپنی روئیں تڑپ کر ۔یوں سر جھُکائے بیٹی علیؑ کی

۸) واعدہ کیا تھا اُس نے خدا سے روشن کرے گی تیرا نام چاہے
بازار جائے دربار جائے ۔ زندان جائے بیٹی علیؑ کی

۹) سجدے بچائے کعبہ بچائے قرآں بچائے دیں کو بچائے
فرشِ عزا پر اشکِ عزا کو ۔ گوہر بنائے بیٹی علیؑ کی